تسہیل

مکمل تفسیر

بیان القرآن

۱۴۳۷ھ

حکیم الامت مجدد الملت

حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

تسہیل و تلخیص

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

آسان
مکمل تفسیر
بیان القرآن
۱۴۲۶ھ

حکیم الامت مجدد الملت
حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ
تسہیل و تلخیص
شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

فَيُدۡهِنُوۡنَ ۝۹

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے منصبی کام یعنی تبلیغ میں ڈھیلے ہو جائیں

آپ کا ڈھیلا ہونا یہ کہ بت پرستی کی مذمت نہ کریں اور ان کا ڈھیلا ہونا یہ کہ آپ کی مخالفت نہ کریں کما فی الدرر۔

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ۝۱۰

(تو یہ) لوگ بھی ڈھیلے ہو جائیں اور آپ (بالخصوص) کسی ایسی شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہے

اکثر جھوٹے آدمی قسمیں بہت کھایا کرتے ہیں۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍ ۝۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ

بے وقت طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد (اعتدال)

مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۝۱۲ عُتُلٍّ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ ۝۱۳

سے گزرنے والا ہو سخت مزاج ہو (اور) ان (سب) کے علاوہ حرام زادہ (بھی) ہو

مراد حرام زادہ سے یہ ہے کہ اور اخلاق افعال بھی اس کے خبیث ہوں چونکہ غالباً حرام زادہ کے اخلاق و افعال اچھے نہیں ہوتے اس لئے مجازاً اس سے یہ مراد لیا گیا خلاصہ یہ کہ اول تو مطلقاً مکذبین کا پھر خصوص جب کہ وہ مکذبین ان ذمائم کے ساتھ بھی متصف ہوں جیسا کہ آپ کے مکذبین میں سے بعض بڑے بڑے ایسے ہی تھے اور اس درخواست میں شریک بلکہ اس کے بانی تھے غرض آپ ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے۔

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَ ۝۱۴

اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو

یعنی دنیا میں وجاہت رکھتا ہو محض اس وجہ سے اس کا کہنا نہ مانیے آگے اس شخص کی خبیث عادت کا بیان ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی اطاعت سے منع کیا جاتا ہے۔

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۱۵

جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں

مطلب یہ کہ آیات کی تکذیب کرتا اور ان کو جھٹلاتا ہے اور اصل وجہ ان کی اطاعت سے منع کرنے کی یہی ہے پھر تکذیب کرنے والوں میں سے بعض میں اور بھی بری خصلتیں تھیں ان کی اطاعت سے خاص طور پر منع فرمایا کیونکہ ظاہر ہے کہ جس میں آیات الٰہی کو جھٹلانے کے ساتھ اور بھی قبائح ہوں اس کی اطاعت اور زیادہ سخت ممنوع ہو گی لیکن اصل اطاعت سے منع کرنے کی وجہ تکذیب ہی ہے آگے ایسے شخص کی سزا کا بیان ہے۔

سَنَسِمُهٗ

ہم عنقریب ان کی ناک پر داغ لگا دیں گے

یعنی قیامت میں اس کے چہرہ اور ناک پر اس کے کفر کی وجہ سے کوئی علامت ذلت اور پہچان کی لگا دیں گے جس سے وہ خوب رسوا ہو گا کذا روی مرفوعاً فی الدر المنثور ربط آگے اہل مکہ کو ایک قصہ سنا کر ان کے کفر کے وبال سے ڈراتے ہیں (آگے ترجمہ)

عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ۝۱۶

ہم نے ان کی آزمائش کر رکھی ہے

یعنی ہم نے جوان مکہ والوں کو عیش کا سامان دے رکھا ہے جس پر یہ مغرور ہو رہے ہیں یہ آزمائش کے طور پر ہے کہ دیکھیں یہ لوگ نعمتوں کے شکر میں ایمان لاتے ہیں یا ناشکری اور بے قدری کر کے کفر کرتے ہیں۔

اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ

جیسا ہم نے (ان سے پہلے) ایک باغ والوں کی آزمائش کی تھی

یہ باغ بقول ابن عباسؓ حبشہ میں تھا اور بقول سعید بن جبیرؒ یمن میں تھا کذا فی الدر اور یہ قصہ اہل مکہ میں معلوم تھا اور جن باغ والوں کا یہ قصہ ہے ان کے باپ کا اپنے وقت میں معمول تھا کہ ایک بڑا حصہ اس باغ کے پھل کا مساکین میں صرف کیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو ان لوگوں نے یعنی بعض نے کہا کہ ہمارا باپ احمق تھا کہ اس قدر آمدنی مسکینوں کو دیدیتا تھا اگر یہ سب گھر آوے کس قدر فراغت ہو چنانچہ ان آیتوں میں ان کا بقیہ قصہ مذکور ہے۔

اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا

جبکہ ان لوگوں نے (یعنی اکثر یا بعض نے) قسم کھائی کہ اس (باغ) کا پھل ضرور

مُصۡبِحِيۡنَ ۝۱۷ وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ۝۱۸ فَطَافَ

صبح چل کر توڑ لیں گے اور (ایسا وثوق ہوا کہ) انہوں نے انشاء اللہ ہی نہیں کہا سو

عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ

اس باغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا عذاب پھر گیا